رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ | قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

جلد ۲۲ | مورخہ ۱۲ صفر سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ مئی سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۶۵

مدینۃ المسیح

۱۱ مئی ۳۵ء کے خط میں جو ۱۳ کو قادیان پہونچا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھا ہے۔ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے دوسرے اصحاب جو حضور کے ہمراہ ہیں بخیر و عافیت ہیں۔ شیخ یوسف علی صاحب بی اے اس سفر میں پرائیویٹ سکرٹری کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

۱۴ مئی ۳۵ء علوم مشرقیہ کے سنٹر قادیان میں مولوی فاضل کا امتحان شروع ہوا جس میں ۲۴۔۱ احمدی نوجوان شریک ہوئے ہیں ؛

مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب بسلسلہ تبلیغ مالیر کوٹلہ بھیجے گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیتِ دُعا کا انکار خدا کا انکار ہے

(فرمودہ ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء)

فرمایا۔ جو دُعا سے منکر ہے۔ وہ خدا سے منکر ہے صرف ایک دُعا ہی ذریعہ خداشناسی کا ہے اور اب وقت آگیا ہے۔ کہ اس کی ذات کو بطور دُعا و کھُلا مانا جائے۔ اصل میں ہر جگہ دہریت ہے آج کل کی مجلسوں کا یہ حال ہے۔ کہ دُعا۔ توکل اور انشاء اللہ کہنے پر تمسخر کرتے ہیں۔ ان باتوں کو بے وقوفی کہا جاتا ہے۔ ورنہ اگر خدا سے ان کو ذرا بھی اُنس ہوتا۔ تو اس کے نام سے کیوں چڑتے۔ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے۔ وہ ہیر پھیر سے کسی نہ کسی طرح سے محبوب کا نام لے ہی لیتا ہے اگر ان کے نزدیک خدا کوئی شے نہیں ہے تو اب موت کا دروازہ کھُلا ہے۔ اسے ذرا بند کر کے تو دکھا دیں۔ تعجب ہے۔ کہ ہمیں جس قدر اس کے وجود پر امیدیں ہیں۔ اسی قدر وہ دُوسرا گروہ اس سے نا امید ہے اصل میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ اگر وہ دل کے قفل نہ کھولے۔ تو اور کون کھول سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے۔ تو ایک کتے کو عقل دے سکتا ہے۔ کہ اس کی باتوں کو سمجھ لیوے اور انسان کو محروم رکھ سکتا ہے "

(الحکم ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۴ء)

بیرونی ممالک میں جانیوالے احمدی اصحاب
کلکتہ سے روانگی

کلکتہ ۱۱ر مئی کل شام انجمن احمدیہ کے ہال میں جاپان۔ چین۔ سنگاپور وغیرہ ملکوں میں جانے والے احمدی احباب کو جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ پارٹی میں احمدی دوستوں اور بزرگوں کا ایک کثیر حصہ شامل تھا۔ کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ آج احباب جہاز پر سوار ہو گئے۔ بندرگاہ میں بہت سے احباب ملاقات کے لئے پہنچ گئے کل صبح تین بجے جہاز کلکتہ سے روانہ ہو جائے گا۔ اور غالباً پندرہ دن میں جاپان پہنچے گا۔ احباب اسلام کے ان مجاہدوں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (نامہ نگار)

کی زیر ہدایت آڑھتیوں کی شمولیت سے ایک احمدی کاشتکار کا سبزی کا گٹھا محض احمدی ہونے کی وجہ سے منڈی سے نکال دیا گیا۔ اور جب اس غریب نے پرائیویٹ طور پر ایک شخص سندر سنگھ سے سودا کر لیا۔ تو احراری پارٹی نے دونوں کو ڈرا دھمکا کر سودا فسخ کرا دیا۔

نیشنل لیگ لدھیانہ احراریوں کی ان مظلوم حرکات کے متعلق سخت خطرہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکام بالادست کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ احراریوں کی موجودہ روش کے متعلق جلدی نوٹس لیں۔ اور احمدیوں پر سے احراری مظالم کا فوری سد باب کریں۔

۳۔ قرار پایا۔ کہ ان ریزولیوشنز کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ مقامی حکام اور پریس کو بھیجی جائیں۔ اور بذریعہ ٹیلیگرام حکومت پنجاب اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کو توجہ دلائی جائے۔ (نامہ نگار)

انجمن احمدیہ نوشہرہ کی قرار دادیں

انجمن احمدیہ نوشہرہ کا ایک اجلاس مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۳۵ء کو احمدیہ ریڈنگ روم میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ انجمن احمدیہ نوشہرہ کا یہ اجلاس حکام ضلع پشاور کی توجہ پشاور کے احراریوں کے اس جھوٹے اور قبیح پراپیگنڈے کی طرف دلاتا ہے جو احمدیوں کے خلاف کیا جا رہا ہے جس میں رعایا کے دو طبقوں کے درمیان جذبات منافرت پھیل رہے ہیں۔ اور جس سے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہونیکا احتمال ہے لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ ایسے فوری ذرائع اختیار کرے جن سے احراریوں کی ان حرکات کا سد باب ہو۔ جن سے وہ جاہل لوگوں کو قانون توڑنے اور امن شکنی کرنے کیلئے اکسا رہے ہیں

۲۔ قرار پایا۔ کہ ان قرار دادوں کی نقول ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع پشاور۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس پشاور۔ اسسٹنٹ صاحب آئی جی پولیس سی آئی ڈی صوبہ سرحد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ اخبار "الفضل" قادیان اخبار ظفر لاہور اخبار "سن رائز" لاہور اور اخبار "فاروق" قادیان کو ارسال کی جائیں۔ (جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ نوشہرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ تا ۱۴ر مئی ۱۹۳۵ء بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام
۱	اہلیہ صاحبہ مولوی مبارک صاحب	جیسور بنگال
۲	محمد اسماعیل صاحب لبواس	" "
۳	مریم خاتون صاحبہ اہلیہ عبد العزیز صاحب پنڈت	" "
۴	محمد نعمت صاحب موکد	" "
۵	کفیل الدین صاحب مولد	" "
۶	مریم بی بی صاحبہ اہلیہ عادل الدین صاحب سواس	" "
۷	کتاب الدین صاحب مولد	" "
۸	دلیب الدین صاحب مملی	" "
۹	مستری فتح محمد صاحب آرمر	مسقط
۱۰	رحمت علی صاحب ولد سردار خان صاحب	ریاست بہاولپور
۱۱	احمد دین صاحب ولد حیات محمد صاحب	" "
۱۲	غلام قادر صاحب ولد میاں محمد صاحب	" "
۱۳	شیخ خدا یار صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۴	" محمد یار صاحب	"
۱۵	" احمد یار صاحب	"
۱۶	" اسماعیل صاحب	"
۱۷	" اسحاق صاحب	"
۱۸	" نذیر احمد صاحب	"
۱۹	فاطمہ بی بی صاحبہ بنت شیخ ابراہیم صاحب	"
۲۰	سکینہ بی بی صاحبہ "	"
۲۱	صغرٰی بی بی صاحبہ "	"
۲۲	صاحب بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ خدا یار صاحب	"
۲۳	حنیفہ بی بی صاحبہ بنت شیخ خدا یار صاحب	"
۲۴	حفیظہ بی بی صاحبہ بنت شیخ خدا یار صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۵	امیر بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ نور محمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۶	حمیدہ بی بی صاحبہ بنت " "	"
۲۷	شیخ عبد العزیز صاحب ولد " "	"
۲۸	کرم بی بی صاحبہ زوجہ شیخ امام الدین صاحب	"
۲۹	شیخ نور محمد صاحب ولد شیخ غلام حسین صاحب	"
۳۰	شیخ ابراہیم صاحب ولد شیخ غلام حسین صاحب	"
۳۱	عبد الخالق صاحب	ریاست بہاولپور
۳۲	جنت بی بی صاحبہ	راولپنڈی
۳۳	رقیہ خاتون صاحبہ	ضلع مالدہ بنگال
۳۴	ولی محمد صاحب ولد اللہ بخش صاحب	ضلع لدھیانہ
۳۵	فضل محمد صاحب ولد نور محمد صاحب	" "
۳۶	عمر دین صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب	" "
۳۷	فضل بی بی صاحبہ زوجہ رحیم بخش صاحب	ضلع امرتسر
۳۸	مہر بی بی صاحبہ بنت " "	"
۳۹	رشید بیگم صاحبہ " "	"
۴۰	عمر بی بی صاحبہ زوجہ سلطان	"
۴۱	لعل الدین صاحب ولد سندھی صاحب	"
۴۲	فضل دین صاحب ولد لعل الدین صاحب	"
۴۳	کرم دین صاحب " "	"
۴۴	ریشم بی بی صاحبہ زوجہ "	"
۴۵	غلام قادر صاحب ولد محمد حسین صاحب	ضلع ملتان

لدھیانہ میں احمدیوں پر احراریوں کے مظالم

۱۲ مئی بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب حکیم عبد الرحمٰن صاحب نیشنل لیگ لدھیانہ کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں باتفاق آرا مندرجہ ریزولیوشنز پاس ہوئے:

(۱) ۱۱ر مئی بوقت شب ایک جلوس محلہ چھاؤنی واقع لدھیانہ میں نکلا۔ جس میں ہمارے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۂ وقت کو گندی گالیاں دی گئیں۔ اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے۔ ایک احمدی کے گھر اینٹیں پھینکیں۔ نیز مختلف محلوں میں احمدی مستورات کو تنگ کیا جاتا ہے۔

(۲) محلہ صوفیاں کے احراریوں

مولوی محمد علی صاحب کی لڑکی کی شادی

لاہور میں ۱۰ر مئی کو مولوی محمد علی صاحب ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۵۴ھ

"احسان" کی مضحکہ خیز "تجویز"

"مسلمان علماء کے دیوانِ عالی" کی حقیقت

احراریوں کا نفس ناطقہ اخبار "احسان" یہ سمجھتے ہوئے کہ کسی کو مسلمان کہلانے کی اجازت دینے یا نہ دینے کا کلی اختیار اسے حاصل ہو گیا ہے۔ اپنی بارگاہِ معلی سے یہ اعلان نافذ کر چکا ہے۔ کہ

"اگر مرزائیوں کو مسلمان کہلانے اور سوادِ اعظم کے ساتھ رہنے کا ایسا ہی شوق ہے۔ اور حکومت بھی انہیں جُدا دیکھنا گوارا نہیں کرتی۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے پیشوا کے عقائد و دعاوی کو ہر خیال اور ہر عقیدہ کے مسلمان علماء کے ایک دیوانِ عالی کے سامنے پیش کر کے اپنے کفر و اسلام کے متعلق فتوے حاصل کریں۔ اور ان عقائد سے رجوع کر لیں۔ جن پر اسلام کے تمام فرقوں کے علماء متفقہ طور پر یہ فتوے دے دیں۔ کہ یہ کھُلا ہوا کفر و الحاد ہے"

چونکہ "احسان" نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ

"کیا قادیانی اور لاہوری مرزائی جو اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے شائق ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری اس تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں"

اس لئے ہم اس کے متعلق اظہار رائے ضروری سمجھتے ہیں اخبار "احسان" کی "تجویز" کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی کو مسلمان کہلانے کا "شوق" ہو۔ تو وہ ہر عقیدہ کے مسلمان علماء کے ایک دیوان عالی کے سامنے پیش ہو کر فتوے حاصل کرے۔ ورنہ جب تک اس قسم کا فتوے حاصل نہ کر لے۔ اسے مسلمان کہلانے کی قطعاً اجازت نہیں ہو گی۔ گویا مسلمان کہلانے کے اجارہ دار وہ اور ان کے علماء کے دیوان عالی کو اس بات کی تو قطعاً ضرورت نہیں۔ کہ کسی کو مسلمان بنانے کے لئے کوئی جدوجہد کریں اور اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں ہاں اگر خود بخود کسی کے دل میں مسلمان کہلانے کا شوق پیدا ہو جائے۔ تو اسے وہ اس وقت تک مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں دینگے۔ جب تک وہ ہر عقیدہ کے علماء کے دیوانِ عالی سے اپنے مسلمان ہونے کا پروانہ حاصل نہ کرلے۔

مگر گزارش یہ ہے۔ کہ جس شخص کے مسلمان بننے۔ اور مسلمان کہلانے کے شوق میں ان علماء کا کچھ بھی دخل نہ ہو۔ بلکہ ان کی طرف سے اسے غیر مسلم قرار دینے۔ اور اس کے رستہ میں روکاوٹیں ڈالنے کی کوششیں کی جارہی ہوں۔ اسے کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ اس قسم کی پابندی اپنے اوپر عائد کرے اور ان کے "دیوان عالی" سے فتوے حاصل کرتا پھرے۔ اگر ان علماء نے اسلام کی طرف کسی کی راہنمائی کی ہوتی۔ غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کی کوشش میں مصروف ہوتے۔ اور اسلام کی خوبیاں پیش کر کے لوگوں کو اس کی طرف مائل کرنے میں لگے ہوتے۔ تو پھر جن کے دلوں میں ان کے ذریعہ مسلمان کہلانے کا شوق پیدا ہوتا انہیں کہہ سکتے تھے۔ کہ جب تک ہم تمہیں مسلمان ہونے کی سند نہ دیں۔ اس وقت تک تم مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ لیکن جب وہ کسی کو اسلام کی دعوت ہی نہیں دیتے۔ کسی کے سامنے اسلام کی خوبیاں ہی پیش نہیں کرتے بلکہ اپنی بداعمالیوں۔ اور بدکرداریوں کی وجہ سے لوگوں کو اسلام سے متنفر کر رہے ہیں تو پھر یہ رُعب جمانے کا انہیں کیا حق حاصل ہے کہ جب تک ان کا "دیوان عالی" فتوے نافذ نہ کرے۔ اس وقت تک کوئی مسلمان نہ کہلائے۔

اسلام کی محبت اور الفت رکھنے والے اسلام کی ترقی کے خواہاں۔ اور مسلمانوں کو مضبوط۔ اور طاقتور قوم دیکھنے کے خواہشمند ان علماء کرام کی حالت پر غور فرمائیں اشاعتِ اسلام کے متعلق وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کو اسلامی تعلیم کا پابند بنانے کے لئے بھی جو کچھ کرتے رہتے ہیں۔ وہ سب کو معلوم ہے مگر اب انہوں نے یہ آرڈی ننس جاری کر دیا ہے۔ کہ مناسب تو یہی ہے۔ کسی کے دل میں مسلمان کہلانے کا شوق پیدا ہی نہ ہو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے پیدا ہو ہی جاتا ہے تو ایسے شخص کا فرض ہے۔ کہ فوراً ہر عقیدہ کے علماء کے "دیوان عالی" کے سامنے پیش ہو۔ اور وہ وجوہات بیان کرے۔ جن کی بناء پر اسے مسلمان کہلانے کا شوق پیدا ہوا۔ اس کے بعد "دیوان عالی" یہ فیصلہ کرے گا۔ کہ پیش کردہ وجوہات مسلمان کہلانے کے لئے کافی ہیں۔ یا نہیں۔ اگر کافی نہ ہونگی۔ تو کفر کا فتوےٰ دے کر مسلمان کہلانے سے روک دیا جائے گا۔ ورنہ اجازت دے دی جائے گی۔ مگر یہ اجازت اسی صورت میں کارگر ہو سکے گی۔ جب کہ "دیوان عالی" میں "ہر خیال اور ہر عقیدہ کے مسلمان علماء" شریک ہوں۔ ورنہ اگر کسی خیال۔ اور کسی عقیدہ کے کوئی عالم صاحب اس دیوان میں شرکت اختیار نہ کر سکے۔ تو پھر "دیوان عالی" اجازت نامہ جاری کرنے کے قابل ہی نہ رہے گا۔ اسی طرح اگر ہر عقیدہ اور ہر خیال کے علماء ایک جگہ جمع تو ہو گئے۔ لیکن وہ مسلمان کہلانے کا شوق پیدا کرنے والی پیش کردہ وجوہات کی بناء پر کوئی متفقہ فیصلہ نہ کر سکے۔ تو بھی اجازت نامہ نافذ نہ ہو گا۔

اب ذرا غور تو فرمایئے۔ مسلمان کہلانے کا پروانہ دینے کی جو تجویز "احسان" نے پیش کی ہے۔ وہ کس قدر آسان۔ کیسی فیصلہ کن اور کتنی سہل ہے۔ جو لوگ مسلمانوں کے اختلاف خیالات۔ اور اختلافِ عقائد سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ کس قدر وسیع ہیں۔ اور ان کے ماننے والے علماء کو ایک جگہ جمع کرنا کتنا مشکل کام ہے۔ "احسان" کو اول تو ایسے علماء کی جنہیں وہ "دیوانِ عالی" کی رکنیت کا اہل سمجھتا ہے۔ فہرست شائع کر دینی چاہیئے تھی۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر سکا۔ تو کم از کم اسے ان خیالات اور ان عقائد کی تشریح تو کر دینی چاہیئے۔ جو اس کے نزدیک "ہر خیال اور ہر عقیدہ" کی ذیل میں آسکتے ہیں۔ اور اس میں تمام دُنیا کے مسلمان کہلانے والوں کے علماء کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ "ہر عقیدہ اور ہر خیال کے علماء کا دیوان عالی" وہی کہلا سکتا ہے۔ جس میں تمام دُنیا کے مسلمانوں کے علماء شریک ہوں۔

اگر مدیر "احسان" نے اس طرف توجہ کی۔ تو ان پر خود پیش کردہ تجویز کی لغویت اس پہلے ہی مرحلہ پر واضح ہو جائے گی۔ اور اگر کچھ کسر رہے۔ تو اپنی تجویز کے اس پہلو کو دیکھ لیں۔ کہ مسلمان کہلانے کا فتوےٰ وہی نافذ العمل ہو گا۔ جو متفقہ ہو گا۔ یعنی جس سے ہر خیال اور ہر عقیدہ کے علماء کا اتفاق ہو گا۔ مگر وہ علماء جو تیرہ سو سال کے طویل عرصہ میں کسی ایک امر پر بھی متفق نہیں ہو سکے۔ ان کے متعلق کیونکر توقع کی جاسکتی ہے۔ کہ "دیوان عالی" کے قصر رفیع میں داخل ہوتے ہی وہ یک دل اور یک زبان ہو جائیں گے۔ عام مسائل کو تو جانے دیجئے۔ وہ علماء جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات کے متعلق بیسیوں اختلافات موجود ہیں۔ اور وہ علماء جو اپنے خالق و مالک کی صفات کے متعلق بیسیوں اختلافات رکھتے ہیں۔ ان سے یہ امید رکھنا۔ کہ ایک "دیوان عالی" ان کو کسی ایک نقطہ پر متحد کر دے گا۔ خیال است و محال است جنوں۔

پس جس "تجویز" کی یہ نوعیت ہو۔ سوائے اس کے کہ اس کے پیش کرنے والوں کی عقل و سمجھ پر ماتم کیا جائے۔ اور ان کی دماغی حالت کو قابلِ رحم سمجھا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا بادلِ ناخواستہ اقرار

اخبار "النجم" لکھنؤ اپنی ۱۰؍ مئی کی اشاعت میں جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق یہ ذکر کرنے کے بعد کہ

"کون کہہ سکتا تھا۔ کہ چودہری ظفر اللہ خان اس عالمگیر مخالفت اور مسلمانوں کے اس متفقہ احتجاج کے بعد بھی وائسرائے کونسل کے ممبر نامزد ہو سکیں گے۔ مگر خدا کی دین۔ کہ یہ ساری مخالفتیں بے سود ثابت ہوئیں۔ اور مخالفین اسلام کی معمولی سی کوششیں جو مخالفتوں کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت تھیں۔ بار آور ہوگئیں۔ اور چودہری ظفر اللہ خاں کونسل کے ممبر منتخب ہو گئے"۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"آج سے پچاس برس پہلے خود مرزا غلام احمد ہی کے متعلق کب یقین تھا۔ کہ ان کی متنبیانہ اسکیم کسی وقت جا کر کسی معمولی سی عقل والے انسان کے نزدیک بھی قابلِ اعتنا ہو سکے گی۔ لیکن آج دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ کل ہم جن کو ذلیل اور بے وقعت سمجھ رہے تھے۔ وہ اس وقت اس قدر بلند اور آہستہ آہستہ اس قدر ترقی کر گئے ہیں۔ جن کے مقابلہ کے لئے اب ایک متفقہ قوت اور خاص توجہ کی ضرورت ہے"۔

ایک ایسا شخص جو جماعت احمدیہ کی ترقی دیکھ دیکھ کر انگاروں پر لوٹ رہا ہو۔ اور جس کے سامنے اپنی اور اپنے ہم خیالوں کی ناکامیوں اور نامرادیوں کا نہایت بھیانک نقشہ ہو۔ وہ یہی کچھ کہہ سکتا ہے۔ جو "النجم" نے کہا۔ وہ جماعت جو "ذلیل اور بے وقعت" سمجھے جانے کی حالت میں اس درجہ ترقی کر سکتی ہے۔ اسے اس قدر بلند اور اس قدر ترقی کر لینے کے بعد کون مغلوب کر سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ پر ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا۔ جب چہار اطراف سے اس کی مخالفت نہ کی گئی ہو۔ اور متفقہ طور پر نہ کی گئی ہو۔ کیا "النجم" کوئی ایسا وقت بتا سکتا ہے۔ جب ان مخالف طاقتوں نے جو آج از سرِ نو کھڑی ہو رہی ہیں۔ کمی کی ہو۔ اگر نہیں تو اب احمدیت ان کی وجہ سے کیونکر دب سکتی اور کس طرح اس کی ترقی رک سکتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ احمدیت خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ اور کوئی نہیں جو اسے بڑھنے اور پھولنے اور پھلنے سے روک سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال اور احمدی جماعتوں کے جلسے

۲۶؍ مئی کے متعلق ہر احمدی کا فرض

۲۶؍ مئی وہ دن ہے جبکہ خدا تعالےٰ کا پیارا مسیح موعود اپنے مقدس فرائض بکمال خوبی سرانجام دے کر دنیا سے رخصت ہوا۔ اور ان پراگندہ روحوں کو آستانہ الوہیت تک پہنچانے کا کام ہمارے اہم فرائض میں داخل کر گیا۔ جن کے لئے وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوا تھا۔ کوئی احمدی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام کو اکناف عالم تک پہنچانا ہمارا پہلا اور آخری کام ہے۔ اگر ہم ایک لمحہ کے لئے بھی اس فرض کی ادائگی میں غفلت کرتے ہیں۔ تو اپنی کامیابی کو پیچھے ڈالتے۔ اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی کے مورد بنتے ہیں۔ لیکن تبلیغ احمدیت میں آج احراریوں اور ان کے ہمنواؤں کی طرف سے جسقدر مشکلات پیدا کی جا رہی اور قدم قدم پر روکاوٹیں ڈالنے کی کوشش ہو رہی ہیں۔ وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ان کے دلوں میں استیصال احمدیت کے ارادے مضمر ہیں۔ ان کے سینے غیظ و غضب کی آگ سے بھرے ہیں۔ اور وہ ہر ممکن کوشش اشاعت احمدیت میں روک ڈالنے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے اور احمدیت کی فتح قریب لانے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ارشاد کے ساتھ کہ ۲۶؍ مئی کو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال ہونے کی وجہ سے "جماعت اپنے فرائض کی طرف زیادہ عمدگی سے متوجہ ہو سکتی ہے۔" تجویز فرمایا ہے۔ کہ ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ اور اس سکیم کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر دیئے جائیں۔ جو تحریک جدید کے انیس مطالبات کے نام سے فروغ احمدیت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پیش فرما چکے ہیں۔

پس تمام جماعت ہائے احمدیہ سے مجموعی طور پر اور ہر ایک احمدی سے فرداً فرداً گزارش ہے۔ کہ وہ ۲۶؍ مئی کے دن ہر جگہ شاندار جلسے کریں۔ جن میں احمدی مرد عورتیں اور بچے بلا استثناء شامل ہوں۔ تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر دیئے جائیں۔ اور جماعت متحدہ طور پر ان قربانیوں پر لبیک کہے۔ جن کا موجودہ نازک دور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مطالبہ فرمایا ہے۔

"سُنّی دنیا کیوں مردہ ہوگئی ہے"

منیجر صاحب پیکو لمیٹڈ لاہور قابلِ تعریف ہیں۔ جنہوں نے "سنی دنیا کیوں مردہ ہوگئی ہے"۔ کے عنوان پر مضمون لکھنے والوں کے لئے "احسان" میں اعلان کرایا۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کو بہترین مضمون منتخب کرنے کے لئے منصف مقرر کیا۔ اور پچاس روپے نقد کا انعام رکھا۔ یہ سب امور نہایت موزون ہیں۔ "احسان" نے سنی دنیا کے مردہ ہونے کا اعلان کر کے تسلیم کر لیا۔ کہ وہ خود بھی اس کے ماتم گساروں میں شامل ہے۔ ڈاکٹر اقبال کو جو سنی دنیا کی موت کی وجوہات معلوم کرنے میں سرگرداں ہیں۔ پتہ لگ جائے گا۔ کہ وہ کیا ہیں۔ اور پچاس روپے انعام کا اعلان بتاتا ہے۔ کہ بغیر کسی لالچ اور طمع کے سنی دنیا کے لاشہ پر ماتم کرنے کے لئے بھی کوئی تیار نہیں ہے۔

یہ ان لوگوں کی حالت ہے۔ جن کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہیں کسی مصلح ربانی کی ضرورت نہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ موجودہ علماء ان کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کے لئے کافی ہیں۔ اور جو اس ادعا کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو ملیامیٹ کر کے دم لیں گے۔ اگر لاشوں کا ڈھیر ایک زندہ بچہ پر خواہ وہ کتنا ہی کمزور ہو۔ غالب آسکتا ہے۔ تو وہ سنی دنیا جس کی نمائندگی کا احراریوں کو دعوےٰ ہے۔ احمدیت یعنی زندہ اسلام پر غالب آجائے گی۔ ورنہ مردہ زندہ کو سوائے اس کے اور کیا ضرر پہنچا سکتا ہے۔ کہ اپنے تعفن سے فضا کو بدبودار بنا دے۔ احراری اس وقت جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کیا کر رہے ہیں۔ یہی کہ گند اگل اگل کر فضا کو خراب کر رہے ہیں۔ اور یہ ان کے زندہ ہونے کی نہیں۔ بلکہ مردہ ہونے کی علامت ہے۔

منیجر صاحب پیکو کے سوال کا جواب ہمارے نزدیک بالکل مختصر اور سادہ ہے۔ اور وہ یہ کہ سنی دنیا ان علماء کی وجہ سے مردہ ہو گئی ہے۔ جو اپنے عقائد و اعمال کے لحاظ سے ننگ اسلام بن چکے ہیں۔ اور جن سے دور رہنے کے لئے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں متنبہ فرمایا تھا۔ کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء یعنی آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق مسلمانوں کے علماء ہوں گے۔

ختم نبوت اور ختم ولایت کا مفہوم اور غیر مبائعین

سوال

اخبار "پیغام صلح" ۱۹ ۔ اپریل ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے قلم سے بعنوان "ختم نبوت کے تین پہلو" ایک سوال کے جواب میں شائع ہؤا ہے ۔ سائل کا سوال یہ ہے ۔ کہ جب خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اپنے متعلق کہیں خاتم الاولیاء فرمایا ۔ کہیں خاتم الخلفاء ۔ اس کے کیا معنے ہوئے ۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی ولی نہیں ۔ یا کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد نہیں ؛

جواب

اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب کے مضمون کا ماحصل یہ ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ختم نبوت کے تین پہلو ہیں :-

۱ ۔ ختم نبوت کے معنی دُنیا پر واضح کئے ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ۔ خواہ وُہ نیا ہو ۔ یا پرانا ۔ لہٰذا مسیح اسرائیلی بھی اب نہیں آسکتے ؛

۲ ۔ ختم نبوت پر ایک پہلو سے روشنی ڈالی ۔ وُہ یہ ہے ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ۔ اس لئے نبیوں کے آنے کی اب ضرورت نہیں رہی ؛

۳ ۔ بتایا ۔ کہ نبوتِ محمدیہ کی بعثت کے ساتھ ہی تمام نبوتوں کا فیضان اب ختم ہو چکا ۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ہی سب کی جامع ۔ اور تمام دُنیا کے لئے واحد نبوت ہے ۔ اور اسی کا فیضان ہے جو قیامت تک باقی ہے جس کے لئے زندہ ثبوت اپنے وجود کو پیش کیا ؛

یہ پہلو پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں ۔ ان میں سے زیادہ تر پہلو نمبر ۲ کے لحاظ سے ان القاب (خاتم الاولیاء ، خاتم الخلفاء ، خاتم اولاد) کو (مسیح موعود نے) اپنے متعلق استعمال فرمایا ہے ۔ یعنی آپ پر کمالات ولایت و خلافت ختم ہو گئے ۔ پہلو نمبر ۱ کے متعلق تو یہ لفظ استعمال نہ ہو سکتا تھا ۔ کیونکہ نبوت کا سلسلہ تو ختم ہو سکتا ہے ۔ لیکن ولایت و خلافت کا سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا ......

... پس نبوت کے معاملہ میں جب کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے ۔ تو ساتھ ہی سلسلۂ نبوت بھی ختم ہو گیا ۔ لیکن ولایت و خلافت ۔ اور روحانی اولاد کا معاملہ اس سے مختلف ہے ؛

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں ۔ رہ گیا پہلو نمبر ۳ کا اطلاق حضرت مسیح موعودؑ پر ۔ سو وُہ بھی ایک معنی میں صحیح ہے ۔ اور وُہ اس طرح کہ اب حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ کے سوا تمام دیگر خلفاء و مجددین کے سلسلے سلوک کے وُہ مراتب طے نہیں کرا سکتے ۔ جو طریقت کا منتہائے نظر ہے ؛

ڈاکٹر صاحب نے خاتم النبیین کے جو تین پہلو بیان فرمائے ہیں ۔ وُہ درست ہیں بشرطیکہ پہلے پہلو کا یہ مفہوم ہو ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ۔ جو نئی شریعت لے کر آئے ۔ یا انعامِ نبوت بدوں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے واسطہ کے حاصل کرے ۔ لہٰذا مسیح اسرائیلی بھی اب نہیں آسکتا ۔ کیونکہ اس کی نبوت براہِ راست ہے ۔ اور وُہ مستقل نبی ہے ؛

ہر پہلو کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود خاتم الاولیاء ہیں

اگر پہلے پہلو کا یہ مفہوم لیا جائے ۔ جو میں نے بیان کیا ہے ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پہلو کے لحاظ سے بھی خاتم الاولیاء ۔ یا خاتم الخلفاء قرار پا سکتے ہیں ۔ یعنی آپ کے خاتم الاولیاء ۔ اور خاتم الخلفاء ہونے کا یہ مطلب ہوگا ۔ کہ آئندہ کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ خلیفہ ہو سکتا ہے ۔ جب تک وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہ کرے ۔ اور آپ سے انوار و برکات حاصل نہ کرے ۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ایسا فیض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطہ سے ہی مل سکتا ہے ۔ اور درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کئے بغیر سب تاریکی ہے ؛

یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا ۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا ہی فرمایا ہے ملاحظہ ہو کشتی نوح صفحہ ۵۶ ۔ فرماتے ہیں ۔

"مبارک وُہ جس نے مجھے پہچانا ۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں ۔ اور میں اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وُہ جو مجھے چھوڑتا ہے ۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"

پھر خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں :-

"انی علی مقام الختم من الولایہ کما کان سیدی المصطفٰے علی مقام الختم من النبوۃ ۔ وانہ خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی ۔ الا الذی ھو منی و علی عھدی ۔ وانی اُرسلتُ من ربی بکل قوۃٍ و برکۃٍ و عِزۃٍ وان قدمی ھذہ علی منارۃٍ خُتِمَ علیھا کل رفعۃٍ"

یعنی "میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہُوں ۔ جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں ۔ اور وُہ خاتم الانبیاء ہیں ۔ اور میں خاتم الاولیاء ہُوں ۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وُہ جو مجھ سے ہوگا ۔ اور میرے عہد پر ہوگا ۔ اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہُوں ۔ اور یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے ۔ جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے"

خطبۂ الہامیہ کی محولہ عبارت کا جو ترجمہ میں نے درج کیا ہے ۔ یہ میرا اپنا کیا ہؤا نہیں ۔ بلکہ خطبۂ الہامیہ سے ہی نقل کیا ہے اب اس حوالہ سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ختم ولایت کا مقام ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے حاصل ہے ۔ جن پہلوؤں کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ختم نبوت کا مقام حاصل ہے ۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں ۔

"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہُوں ۔ جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں"

جناب ڈاکٹر صاحب نے پہلے پہلو کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود کے خاتم الاولیاء ہونے سے انکار کیا ہے ۔ اور صرف پچھلے دو پہلوؤں کے لحاظ سے آپ کو خاتم الاولیاء تسلیم کیا ہے ۔ اور وجہ اسکی صرف یہ بتائی ہے ۔ کہ پہلے پہلو کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بایں معنی ہیں ۔ کہ آپ سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں ۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد چونکہ سلسلۂ ولایت ختم نہیں ہو سکتا اس لئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے پہلو کے لحاظ سے خاتم الاولیاء و خاتم الخلفاء نہیں ہیں ۔ مگر محولہ بالا تحریر صاف بتاتی ہے ۔ کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سلسلہ نبوت کے خاتم ہیں ۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلسلۂ ولایت کے خاتم ہیں ۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کی تحریر اس حوالہ کی موجودگی میں قطعاً قابلِ اعتنا نہیں ہو سکتی اور صاف تسلیم کرنا پڑتا ہے ۔ کہ پہلے پہلو کے لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو خاتم الاولیاء قرار دیا ہے ؛

ایک وہم کا ازالہ

اگر ڈاکٹر صاحب کو یہ وہم پیدا ہو ۔ کہ سلسلۂ نبوت حضرت مرزا صاحب کے نزدیک ان معنوں میں ختم ہے کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ۔ اور سلسلہ ولایت ان معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ختم ہے ۔ کہ آپ کے بعد ولی آسکتا ہے ۔ مگر شرط یہ ہے ۔ کہ آپ کا متبع ہو ۔ کیونکہ لا ولی بعدی کہکر آپ نے الا الذی ھو منی کے الفاظ سے استثنا پیش کر دیا ہے ۔ تو اس کے جواب میں واضح ہو ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی سلسلہ نبوت کے انہی معنوں میں خاتم ہیں ۔ کہ آپ کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو آپ کا متبع ہو ۔ چنانچہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتے ہیں ۔ ان نبینا خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ینوّر بنورہ ویکون ظہورہ ظل ظہورہ استفتا ۔ صفحہ ۲۲ ۔ بے شک ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں ۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور ہو جس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو ۔ پھر مواہب الرحمٰن میں فرماتے ہیں لا نبی بعدہ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہ وعدہ ۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ سوائے اس کے جس نے آپ کے فیض سے تربیت پائی ہو ۔ اور جسے آپ کے وعدہ نے ظاہر کیا ہو ۔ پس جس طرح اب انسان ولی صرف مسیح موعود کے واسطہ سے بن سکتا ہے اسی طرح نبی صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے بن سکتا ہے ؛

حضرت مسیح موعود اور خاتم النبیین کے معنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں خود خاتم النبیین کے معنی یہ بیان فرما دیئے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ چنانچہ حضور ص۹۷ پر فرماتے ہیں۔ "اللہ جل شانہ' نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

اس تحریر سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور توجہ روحانی سے امتِ محمدیہ میں کوئی شخص نبی بنایا جائے۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے بیان کردہ معنے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بالواسطہ نبی آسکتا ہے۔ اگر نبی تراش سے مراد اس جگہ محدث تراشی لی جائے۔ تو پھر تو پہلے انبیاء کو بھی خاتم النبیین ماننا پڑے گا۔ کیونکہ محدث تو لوگ پہلے انبیاء کی اطاعت سے بھی بنتے رہے ہیں۔ مگر یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس قوت قدسیہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے متعلق صاف یہ لکھدیا ہے۔ کہ یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ پس معلوم ہوا۔ کہ نبی تراشش سے مراد اس جملہ میں فی الواقعہ نبی بنانا ہے نہ کہ محدث بنانا۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کی خصوصیت قائم نہ رہے گی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کے جہاں یہ معنے بیان فرمائے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ وہاں ایسا نبی مراد ہے جو صاحب شرع جدید ہو یا مستقل نبی ہو یعنی براہ راست مقامِ نبوت حاصل کرے۔ ہاں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بالواسطہ ولی ہوسکتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بالواسطہ نبی ہوسکتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان بیان کردہ معنوں کو مدنظر رکھکر ہم ڈاکٹر صاحب کے بیان کردہ پہلوء' کے الفاظ میں ترمیم کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ اور پہلا پہلو صرف یہ بن سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو صاحب شرع جدید ہو۔ یا جس نے انعام نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے پایا ہو۔

چنانچہ مولوی محمد علی صاحب بھی خاتم النبیین کے معنی اختلاف سے پہلے یہی لکھتے رہے ہیں جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:۔

"سلسلہ احمدیہ مانتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مُہر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوائے اس کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہو۔ اور انعامِ نبوت آپ کے ذریعہ سے پاتا ہو۔ یہ صرف ایک سچا مسلم ہی ہے جو نبی مقدس کی پیروی کرکے نبی بن سکتا ہے" (رسالہ احمدیہ مسیح موعود)

پہلے حوالہ کی تشریح

اب رہ گئے ازالہ اوہام ص۶۱۴ اور تبین الرحمٰن ص۲ کے ہر دو حوالے۔ جن کی بناء پر ڈاکٹر صاحب نے پہلا پہلو یہ بیان فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کوئی نہیں سواب خدا کے فضل سے ان ہر دو حوالجات کے متعلق علیحدہ علیحدہ بحث کی جاتی ہے

پہلا حوالہ جو ازالہ اوہام کا ہے۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کے معنے یہ کئے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی رسُول دُنیا میں نہیں آئے گا۔ اور پھر ان معنوں کی رُو سے مسیح ناصری کی آمد ثانی کو محال ثابت کیا ہے۔ اس کا مطلب آپ کی باقی تحریرات کو مدنظر رکھکر صرف یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شریعت لانے والے نبیوں یا مستقل نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام مستقل نبی تھے۔ اور مستقل نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں آسکتا۔ اس لئے آپ نے حضرت مسیح ناصری کی آمد ثانی کو آیت خاتم النبیین کے رُو سے محال ثابت کیا ہے۔ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں لئے جا سکتے۔ کہ ایسا نبی بھی نہیں آسکتا۔ جس نے انعام نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے پایا ہو۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت سے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پاچکے پس منجملہ ان کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی رُو سے انبیا علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی اور رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ حسب آیت لایظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الامن ارتضٰی من رسول سے ظاہر ہے پس مصفّٰا غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰا غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰا غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔ فتدبروا" (حاشیہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اس تحریر سے عیاں ہے۔ کہ امت محمدیہ میں نبی کا آنا حسب وعدہ الٰہی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کا طریقِ حصُول پہلے زمانہ میں نبوت کے طریقِ حصُول سے مختلف ہوگا۔ پہلے زمانہ میں تو نبی براہ راست ہوا کرتے تھے۔ اب جو شخص نبی ہوگا۔ وہ اس موہبت نبوت کو بروز ظلیت اور فنافی الرسول کے دروازہ سے حاصل کرے گا۔

اپنے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی اشتہار میں بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ ہاں جیسا کہ اوپر تحریر میں یہ فرمایا ہے۔ بروز۔ ظلیت۔ فنافی الرسول کے دروازہ سے اب موہبت نبوت مل سکتی ہے۔ اسی طرح اپنے متعلق اس اشتہار میں لکھدیا ہے۔

"ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلیت یا فنافی الرسول کے دروازہ سے انعام نبوت ملنے کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی بیان فرمائے ہیں۔ کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے باطنی فیوض سے بالواسطہ علم غیب حاصل کرکے رسول اور نبی ہیں۔ اسی کو آپ نے ظلی نبوت قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کہدیا کرتے ہیں کہ ظلی نبی نبی نہیں ہوتا۔ محض ولی ہوتا ہے سو اس کا رد بھی خود حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے یوں فرما دیا ہے۔

۱۔ اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔ اور ایک وہ بھی ہے جو امتی بھی ہے اور نبی بھی" (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

۲۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فردِ مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

پس کامل ظلی نبی اس امت میں اب تک صرف ایک ہی ہوا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور آپ سے پہلے جس قدر اولیاء وغیرہ بزرگانِ دین اس امت میں گذرے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی نبی کہلانے کا مستحق نہیں تھا۔

دوسرے حوالہ کی تشریح

دوسرا حوالہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے پہلے پہلو کے اثبات میں منن الرحمٰن سے پیش کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "واوحی الیّ ان الدین ھو الاسلام وان الرسول ھو المصطفٰی خیر الانام رسول امّی امین۔ فکما ان ربنا احدٌ یستحق العبادۃ وحدہ فکذالک رسولنا المطاع واحدٌ لانبی بعدہٗ ولاشریک معہ وانہ خاتم النبیین۔ یعنی میری طرف وحی کیگئی ہے کہ بیشک دین صرف اسلام ہے اور بیشک رسول صرف محمد مصطفٰے سید الانام ہے جو خدا کا رسول امی اور امین ہے

پس جس طرح ہمارا رب ایک ہے۔ جو اکیلا عبادت کا مستحق ہے۔ اسی طرح ہمارا رسول مطاع بھی ایک ہے۔ اور کوئی نبی اس کے بعد نہیں۔ اور نہ اس کا شریک ہے۔ اور تحقیق وہ خاتم النبیین ہے۔

اس حوالہ کی تشریح میں عرض ہے۔ کہ ہم لوگ بھی یہی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہمارا رسول المطاع صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔ اور آدم سے لے کر تا قیامت کوئی نبی آپ کا شریک نہیں یعنی کوئی نبی اس شان کا نہیں آیا۔ اور نہ تا قیامت آئے گا۔ جس شان کے مالک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ جس طرح دوسرے انبیاء باوجود نبی ہونے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شریک نہیں۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام بدرجہ اولیٰ آپ کے شریک نہیں۔ کیونکہ خادم اور امتی المطاع نبی کا کسی طرح شریک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امتی نبی کی اطاعت گو المطاع نبی امت کے لئے فرض ہو گی۔ لیکن وہ خالی المطاع نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ خود ایک نبی کا مطیع بھی ہے۔

پس یہ سچ ہے کہ محض المطاع ہمارے لئے صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت میں شریک نہیں۔ بلکہ آپ کی نبوت کا عکس ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہی ظل ہیں۔ اور ظل اصل سے جدا نہیں ہوتا۔ خود مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں:۔ بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

پس ظلی نبی کی نبوت ایسی نبوت نہیں ہوتی جو المطاع نبی کی نبوت کے بعد نبوت قرار دی جائے بلکہ اس کی نبوت تو المطاع نبی کے زمانہ نبوت کے اندر ہوتی ہے۔ وہ المطاع نبی کی نبوت کا زمانہ ختم کر کے نبی نہیں ہوتا۔ کہ اس سے اس کا بعد میں نبی ہونا لازم آئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

انّا بظلٍ ان یخالف اصلہ
فاٰتی نبوتٍ بعد ذالک یحصر

یعنی ظل اصل کا کسی صورت میں مخالف نہیں ہو سکتا۔ لانبی بعدی کا مفہوم بھی اس جگہ یہی ہے۔ کہ کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں آ سکتا۔ پس ظل کی نبوت اصل کی نبوت کے بعد یا خلاف قرار نہیں دی جا سکتی۔ خود قرآن مجید میں بعد کا لفظ خلاف کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فبایّ حدیثٍ بعد اللہ وایاتہٖ یؤمنون کہ اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یعنی ان کے خلاف اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

پس خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تحریرات کو یکجائی نظر سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کا پہلا پہلو قابل ترمیم ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں جن پہلوؤں کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ جس طرح خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء کے بعد بواسطہ مسیح موعود انسان ولی یا خلیفہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح خاتم الانبیاء کے فیضان کے واسطہ سے اس امت میں سے نبی ہو سکتا ہے۔"

فتدبروا ولا تکن من الغافلین

خاکسار قاضی محمد نذیر از لائل پور

اعلان معافی

اس سے قبل اخبار الفضل نمبر ۱۵۱ مورخہ ۱۹ر جون ۱۹۳۴ء میں ایک اعلان نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مندرجہ ذیل عنوان کے ساتھ شائع کیا گیا تھا۔ "ایک رشتہ کے معاملہ میں بعض اصحاب کی طرف سے مجرمانہ بے احتیاطی اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا فیصلہ" اسی سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان احباب کو جن کا مذکورہ بالا اعلان میں ذکر تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے معاف فرمایا ہے۔ اور ان کو ان کے سابقہ عہدوں پر بحال فرما دیا ہے

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

لائبریرین اسلامیہ کالج پشاور کے متعلق ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار "احسان" لاہور ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء اور اخبار "زمیندار" ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جو کسی نامعلوم الاسم طالب علم کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اور جس میں کہ یہ شکایت کی گئی ہے۔ کہ چونکہ اسلامیہ کالج پشاور کا لائبریرین احمدی ہے اس لئے کالج لائبریری میں اخبارات احسان و زمیندار نہیں منگائے جاتے۔ چونکہ میں بھی اس کالج کا سابق طالب علم ہوں۔ اور حقیقت حال سے بخوبی واقف۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحیح حالات پیش کروں۔

دارالعلوم اسلامیہ سرحد پشاور کے انتظام اور ذمہ داری کا تمام تر بوجھ آنریبل نواب سر صاحبزادہ عبد القیوم خان صاحب کے دوش پر ہے۔ جو کالج کے بانی مبانی ہیں اور دیگر ذمہ وار اکابرین قوم مثلاً خان بہادر محمد قلی خان صاحب۔ خان بہادر رسالدار مغل باز خان صاحب ہیں۔ نیز کالج کے پرنسپل مسٹر آر۔ ایل۔ ہولڈرز ورتھ ایم۔ اے جیسا قابل انسان ہے۔

چونکہ اخبارات زمیندار و احسان لاہور عامۃ الناس میں گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف باغیانہ سپرٹ پیدا کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے فرقوں کو آپس میں برسر پیکار رکھتے ہیں۔ اور ذاتی اغراض کے ماتحت قابل قدر مسلمان لیڈروں کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے اخبارات کا کالج کے احاطہ میں داخلہ مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ منتظمین کالج ایک دفعہ باغیانہ پروپیگنڈا کا برا اثر کالج میں دیکھ چکے ہیں۔ اور دوبارہ اس کا دیکھنا ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔

مولوی ظفر علی اور ان کی سی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کے کارنامے پبلک کے سامنے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے خلافت کے زمانہ میں عدم تعاون کی تحریک شروع کی۔ اور اسلامی درسگاہوں کو از حد نقصان پہنچایا۔ ہزارہا مسلم سٹوڈنٹس کی تعلیم چھوڑائی۔ اور ان کی عمریں برباد کیں۔ پھر اسی قسم کے اخبارات نے کانگرس کی تبلیغ شروع کی۔ اور کالج کے نوجوانوں کو باغیانہ تحریکوں میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے سلور جوبلی کے موقعہ پر بھی انہوں نے اپنی ذہنیت دکھائی۔ چنانچہ حال ہی میں جب ایم او کالج امرتسر کے بعض عاقبت نااندیش طالب علموں نے سلور جوبلی کے موقعہ پر جلسے کے دوران میں شور مچایا۔ اور شرمناک مظاہرہ کیا۔ تو ان مسلم قوم کے دوست نما دشمن اخبارات نے کالج کے ان لڑکوں کے اس فعل کی از حد تعریف کی۔ اسی طرح مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جو کہ مسلمانان ہند کی ایک بے نظیر درسگاہ ہے وہاں بھی مولوی ظفر علی نے یہ روح پھونکنے کی کوشش کی۔ چنانچہ وہاں بھی بعض لڑکوں نے سلور جوبلی کے موقعہ پر ایک جلسہ میں شور مچایا۔ اور وہاں شورش پیدا کرنے کے بانی مبانی بھی مولوی ظفر علی ہی ہیں کیا اب وہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلامیہ کالج پشاور میں بھی جو اس وقت تک اس قسم کی شرارتوں سے پاک ہے۔ یہی باغیانہ روح پیدا کریں۔ افغان لوگ ان سے بڑھ کر غیور اور حریت پسند ہیں۔ لیکن احمق نہیں۔ کالج کا وہ ناخلف بیٹا ہو گا۔ جو وہاں پر امن فضا میں ایسی باغیانہ تحریکوں کو پسند کریگا۔

رہا اخبارات کی خرید کا معاملہ۔ سو کالج کی لائبریری میں اخبارات منگوانے کے واسطے ایک کمیٹی مقرر ہے۔ اور وہی اخبارات کا انتخاب کرتی ہے۔ جب اخبار زمیندار لاہور کا ایڈیٹر سال گذشتہ کالج کے منتظمین پر عموماً اور قابل قدر پرنسپل صاحب پر خصوصاً بیجا حملے کر چکا ہے۔ تو کس طرح منتظمین ایسے اخبارات کا احاطہ لائبریری میں داخل ہونا گوارا کر سکتے ہیں۔ ورنہ بجائے مسٹر احمد حسن لائبریرین کو نہ تو اخبارات کے خریدنے کا اختیار ہے۔ اور نہ تعلق احسان و زمیندار اور ان کا نامہ نگار خواہ مخواہ اس پر برس پڑے ہیں:۔ (سید شاہ محمد گیلانی سابق طالب علم اسلامیہ کالج پشاور)

احباب جماعت سے ایک نہایت اہم گذارش

کسی قوم کی ترقی کا انحصار اس کے نوجوانوں کے اخلاق اور تربیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اور جس قسم کے خیالات بچپن میں سکھلائے جائیں۔ وہی بعد میں طبیعت ثانیہ بن جاتے ہیں اسی وجہ سے نقصان رساں سیاسی کشمکش اور سیلِ دینی کے بد اثر اور مضرت رساں ماحول سے اپنی قوم کے بچوں کو محفوظ رکھنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ماتحت جماعت کے احباب سے خواہش فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کی خاطر قادیان کے مدارس میں داخل کرائیں تاکہ بچے جن پر آئندہ قوم کی امیدیں ہیں ایک خاص انتظام کے ماتحت رہ کر مفید اثر قبول کریں۔ اور تعلیم کے ساتھ ان کی اخلاقی تربیتی اور روحانی ترقی بھی ہوتی رہے۔ تعلیم بغیر تربیت کے بیکار ہے اور حضور کی تجویز کردہ سکیم اور مرکزی حالات کے ماتحت رہ کر قوم کے نوجوانوں میں یقیناً ایک نئی خواہش اور امنگ پیدا ہوگی جو ان کی ترقی کے راستے میں ممد ہوگی۔ اعلیٰ تربیت ایک اتنا بڑا انعام ہے کہ جس کے حاصل کرنے کے لئے قوم کے نوجوانوں کو خواہ کتنی بھی قربانی کرنی پڑے کرنی چاہیئے۔

اس میں شک نہیں کہ موجودہ خواہشات کو بالائے طاق رکھنا اور مادیت اور دنیاداری سے بیزاری کا اظہار کرنا اپنے ماحول سے متاثر ہو چکنے کے بعد ایک مجاہدہ ہے جو بہت بڑی قربانی چاہتا ہے لیکن اس قربانی کے صلہ میں نوجوانوں کی ساری عمر سنور سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ والدین کا بچوں سے محبت اور اپنے پاس رکھنے کا شوق اور خواہش اس میں شک نہیں اس آواز پر لبیک کہنے کے راستہ میں حائل ہو سکتی ہے۔ لیکن اس تھوڑی سی قربانی میں بہت سے انعامات پنہاں ہیں سب سے بڑھ کر یہ احساس کہ ہم اپنے پیارے بچوں کو اپنے پیارے امام کے حکم کے ماتحت بھیج رہے ہیں۔ بجائے خود ایک جنت ہے۔ اور اس انعام اور فضل کو وہی شخص پا سکتا ہے۔ جس پر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بعد تحریک جدید کے سلسلہ میں میرا یا کسی اور شخص کا خواہ وہ جماعت میں کتنی ہی حیثیت کیوں نہ رکھتا ہو تحریک کرنا کچھ زیب نہیں دیتا۔ والدین خود ہی اس امر کو محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ اگر تھوڑی سی مالی قربانی کر کے انہیں اس کا احسن بدلہ مل جائے۔ اور ان کے بچوں کی زندگی سنور جائے۔ تو انہیں اس کے ادا کرنے میں پس و پیش نہیں ہونا چاہیئے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اپنی ذات میں اور خصوصیات بھی رکھتا ہے۔ جو کہ جماعت سے مخفی نہیں۔ اور یہ خصوصیات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے والوں کے لئے مزید کشش کا موجب ہو سکتی ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کے فضل سے یونیورسٹی امتحان کے نتائج باقی سکولوں کے مقابلہ میں نہایت شاندار نکلتے ہیں۔ گذشتہ تین سال سے پچاسی اور نوے فیصدی کے درمیان طلبا ہمارے سکول سے پاس ہوتے رہے ہیں اور یہ امر ایک قومی سکول کے لئے نہایت خوش کن ہے۔ اس سلسلے میں یہ امر مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ کہ ہمارے سکول کا سنٹرل ماڈل سکول لاہور یا اس قسم کے دیگر سکولوں سے مقابلہ کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ برعکس ان پابندیوں اور روکاوٹوں کے جو کمزور اور معمولی لیاقت کے طلباء پر ایسے سکولوں میں عائد کی جاتی ہیں اور جو نتائج کے اچھا کرنے میں مفید سمجھی جاتی ہیں۔ اتنی شدت سے عمل در آمد کرنا بحیثیت ایک قومی اور مرکزی سکول ہونے کے ممکن نہیں۔ احمدی بچے خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ ہوشیار ہوں۔ یا کمزور سوائے ان کے جن کا داخل کرنا قوانین کے خلاف ہو داخل کر لئے جاتے ہیں۔ ان حالات میں ہماری درسگاہ کا تعلیمی لحاظ سے بھی بیرونی سکولوں کا مقابلہ کرنا ایک خوشکن بات ہے۔

ایک خاص بات جو ایک حد تک یہاں مفقود ہے۔ اور جس کا تعلق جماعت کے ذی ثروت طبقہ کے ساتھ ہے۔ اور جس کی طرف مجھے بالخصوص توجہ دلانا مقصود ہے۔ یہ ہے کہ عموماً اعلیٰ طبقہ کے لوگ اپنے بچوں کو تعلیم کی خاطر یہاں نہیں بھجواتے۔ ذہین اور قابل والدین کی اولاد بھی بالعموم ذہین ہوا کرتی ہے۔ اور اگر ایسے بچے جو ہونہار ہوں۔ یہاں بھجوا دیئے جائیں۔ تو خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ یہاں سے نور علیٰ نور ہو کر جائیں گے۔ اور بعد میں دین اور دنیا کے ہر میدان میں کامیاب رہیں گے۔

یہاں کھیل کود اور ورزش جسمانی کا بھی خاص انتظام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود دینی شغف کے (جو دراصل اس سکول کے قیام کی غرض و غایت ہے) جو درس و تدریس اور تعلیم دینیات کے ذریعہ پیدا کیا جاتا ہے۔ ہمارے سکول کے طلباء کھیلوں میں بھی کسی سکول سے کم نہیں۔ گذشتہ سال اولمپک ٹورنمنٹ ضلع گورداسپور میں نصف سے زیادہ انعامات ہمارے سکول کے طلبا نے حاصل کئے۔ اساتذہ جو خود لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ کھیل ہی کھیل میں تنظیم اور اخلاق بھی سکھلانے کا خیال رکھتے ہیں۔ الغرض دینی و دنیاوی فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو تعلیم کی خاطر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کریں۔ تا وہ تمام مقاصد جن کے حصول اور تکمیل کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس درسگاہ کی بنیاد رکھی تھی پورے ہو سکیں۔

(ایم۔ آئی۔ ایس)

"الفضل کا ایک معقول سوال"

اخبار آریہ مسافر ۱۲ مئی عنوان بالا سے لکھتا ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ عام ذہنیت ہے۔ کہ جہاں غیر ملکی مسلمانوں کے لئے ان کی تھیلیوں کے منہ ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اور غریب سے غریب مسلمان بھی اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کاٹ کر ٹرکی اور طرابلس کے مسلمانوں کے لئے دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر بہار میں زلزلہ آ جائے۔ ہزاروں مسلمان تباہ و برباد ہو جائیں۔ تو ان کی ہمدردی زبان سے آگے بڑھ کر عمل تک نہیں پہنچتی۔ یہی حالت اب کراچی میں سرکار کی گولیوں سے ہلاک شدہ مسلمانوں کے متعلق ہو رہی ہے مسلم اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر کے مسلمان اس حادثہ فاجعہ پر سوگوار ہیں۔ لیکن کیا مجال کسی نے اپنی جیب سے ایک حبہ بھی ان غریبوں کے ورثا کے لئے دیا ہو یہ کام انہوں نے ہندوؤں یا بمبئی اور بہار کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر سب سے پہلی مالی امداد اگر کسی کی طرف سے پیش کی گئی۔ تو وہ کراچی کے ہندو میئر کی معرفت ہندوؤں کی طرف سے ہی تھی۔ اس پر الفضل قادیان بالکل بجا طور پر لکھتا ہے کہ:۔

"مقتولین و مجروحین کراچی کی سوگواری کا اعلان خواہ کیسے ہی الفاظ میں کیا جائے سوال صرف یہ ہے۔ کہ ان کے متعلق کسی عملی ہمدردی کی ضرورت بھی سمجھی گئی ہے یا صف ماتم بچھا کر رونا پیٹنا ہی کافی سمجھ لیا گیا ہے۔ اور وہ بھی صرف لفظی نہ کہ عملی۔

کیا احراری بتا سکتے ہیں۔ کہ ... وہ ہزار ہا روپیہ جو لوگوں سے وصول کر رہے ہیں۔ اس میں سے کس قدر انہوں نے کراچی کے یتیموں اور بیواؤں پر خرچ کیا ہے۔ اور کتنی رقم احراری لیڈروں نے اپنی جیب سے دی ہے"۔ الفضل کا سوال نہایت معقول ہے لیکن ہمیں امید نہیں احراری اس کا کوئی جواب دیں۔

سلور جوبلی کی تقریب اور احمدی جماعتیں

ملتان

۶ مئی ۳۵ء کو جماعت احمدیہ ملتان کا ایک اجلاس سلور جوبلی کی تقریب پر منعقد ہوا۔ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر صدر تھے۔ حاضرین کی تواضع چائے اور مٹھائی سے کی گئی۔ پروفیسر ایم عبدالقادر صاحب ایم اے نے ہندوستان میں برطانوی حکومت کی برکات پر تقریر فرمائی۔ آخر میں ہزمیجسٹی کی درازیٔ عمر اور کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔ ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے حسب ذیل مبارک باد پیش کی گئی۔

جماعت احمدیہ ملتان سلور جوبلی کی مبارک تقریب پر ہزمیجسٹی کو مخلصانہ اور وفادارانہ مبارک باد عرض کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں لمبی عمر صحت اور مسرت عطا کرے۔ اور عظیم الشان برٹش امپائر پر بہترین اور کامیاب حکومت کا موقعہ دے۔

ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے حسب ذیل جواب موصول ہوا۔

جناب من۔

مجھے ہزمیجسٹی کے نام آپ کا مبارک باد اور مخلصانہ جذبات کا پیغام موصول ہوا۔ جو بہت قابل تحسین ہے۔ میں اسے ذمہ دار حکام تک پہنچا دوں گا۔ ای۔ پی۔ موون

پاڑی پورہ (کشمیر)

جماعت احمدیہ پاڑی پورہ کشمیر نے ۶ مئی ۳۵ء کو جلسہ کیا۔ صدارت کے لئے جناب راجہ محمد فیروز الدین خان صاحب جاگیردار و ذیلدار علاقہ منتخب ہوئے۔ مولوی محمد یحییٰ صاحب نے ملک معظم کی گورنمنٹ کے احسانات بیان کئے۔ ان کے بعد ماسٹر غلام محمد صاحب نے تقریر کی۔ ازاں بعد مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ جماعت احمدیہ اسلامی تعلیم کے ماتحت ہر محسن گورنمنٹ کی وفادار اور شکر گذار ہے۔ خاکسار ولی محمد خان

اٹھوال

۵ مئی۔ طلباء سکول کا ایک جلوس ہاتھوں میں مختلف رنگ کی جھنڈیاں لے کر گاؤں کے اردگرد ملک معظم کی سلامتی کے گیت گاتا پھرا۔ اور خاکسار نے قریباً نصف گھنٹہ برکات انگلشیہ پر تقریر کی۔

۶ مئی کو بھی طلباء کا جلوس نکالا گیا۔ دیسی کھیلیں دکھلائی گئیں۔ شام کو پھر جلوس نکال کر جلسہ کا اعلان کرایا گیا۔ جلسہ زیر صدارت چوہدری کریم بخش صاحب امیر جماعت ہوا۔ جلسہ کے بعد لوگوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ رات کو تمام گاؤں کے گلی کوچوں اور عام راستوں میں چراغاں کیا گیا۔

۷ مئی زیر اہتمام سکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ خواتین کا جلسہ ہوا۔ جس میں سکرٹری صاحبہ نے راعی اور رعایا کے تعلقات پر لکھا ہوا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جلسہ برخواست ہونے کے بعد لجنہ کی طرف سے تقریباً ساٹھ کس کو کھانا کھلایا گیا۔ جن میں غربا اور مساکین کے علاوہ مسافر بھی تھے۔

خاکسار:۔ محمد رمضان سکرٹری تبلیغ

کاٹھ گڑھ

مورخہ ۶ مئی۔ احمدیہ سکول کے بچوں کا ایک جلوس نکالا گیا۔ مولوی عبدالحنان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے مٹھائی تقسیم کی۔ ۶ مئی کی شام کو احمدیہ سکول میں چراغ روشن کئے۔ مورخہ ۷/۵/۳۵ کی صبح کو احمدیہ سکول میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبدالحنان صاحب اور چوہدری عبدالحی خان صاحب نے بہت عمدہ تقاریر کیں۔ خاکسار عطاء اللہ خاں

فیروزپور شہر

ایک غیر معمولی جلسہ بسرپرستی جناب مرزا ناصر علی صاحب بی۔ اے۔ وکیل امیر جماعت احمدیہ شہر فیروزپور ۶ مئی مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایم۔ ایل۔ سی نے پرامن وانصاف پسند حکومت برطانیہ کے احسانات کا ذکر فرمانے کے بعد دیگر حکومتوں سے مقابلہ نہایت احسن طریق سے کیا۔ اور ملک معظم و ملکہ وکٹوریہ کی صحت۔ اور شوکت کے واسطے دعا کی گئی۔

مسجد احمدیہ شہر فیروزپور میں بعد نماز مغرب چراغاں بھی کیا گیا۔ احباب نے اپنے گھروں پر بھی چراغاں کیا۔

عبدالعزیز

نگیال (میرپور)

جماعت احمدیہ نگیال علاقہ کا جلسہ تقریب سلور جوبلی ۸ مئی بر مکان خاکسار منعقد ہوا۔ حکومت انگلشیہ کے برکات و احسانات پر مولوی عبدالواحد صاحب نے تقریر کی۔ اختتام پر مہاراجہ بہادر کے ساتھ وفاداری کے جذبات کا اظہار کیا۔

خاکسار:۔ عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نگیال۔

چک ۱۲۷ ضلع لائل پور

شہنشاہ معظم کی سلور جوبلی ۶ مئی کو بڑی شان و شوکت سے منائی گئی زنانہ پرائمری سکول میں جلسہ کیا گیا بہت سی عورتیں جلسہ میں شریک ہوئیں۔ چند طالبات نے ملک معظم کی تعریف میں نظمیں پڑھیں۔ خاکسار نے گورنمنٹ برطانیہ کی برکات پر تقریر کی۔ پھر رشیدہ بیگم صاحبہ نائب معلمہ نے تقریر کی۔ بعد ازاں طالبات میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جلسہ کا اختتام ملک معظم کے لئے دعا پر ہوا۔ رات کو زنانہ پرائمری سکول۔ مسجد احمدیہ اور گھروں میں روشنی کا انتظام کیا گیا۔ امینہ بیگم ہیڈ معلمہ

بنارس

بہ تقریب سلور جوبلی جماعت احمدیہ بنارس نے ۶ اور ۷ مئی کو شاندار جلسے کئے۔ اور بنارس کے عام جوبلی فنڈ میں جو کہ کمشنر صاحب نے قائم کیا تھا۔ چندہ دیا۔ ۶ مئی بوقت صبح بچوں میں مٹھائی بانٹی گئی۔ اور ۷ مئی بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پر چراغاں ہوا۔ احمدیوں نے اپنے اپنے گھروں پر بھی چراغاں کیا

خاکسار۔ غلام محی الدین

بھاگل پور

ملک معظم کی سلور جوبلی جماعت احمدیہ بھاگل پور نے اس طرح منائی۔ کہ کچھ رقم بطور چندہ سلور جوبلی فنڈ ضلع بھاگل پور میں ادا کی۔ اس کے علاوہ بعض اصحاب نے صوبائی اور مرکزی فنڈ میں بھی چندہ دیا۔ ۶ مئی کو ملک معظم کی خدمت عالی میں مبارک باد کا تار بھیجا گیا۔ اور بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں احباب نے اکٹھے ہو کر ممدوح کے طول حیات و بقائی سلطنت کے لئے دعا کی۔ ۷ مئی کو غربا میں خیرات تقسیم کی گئی۔ اور رات کے وقت مسجد احمدیہ میں چراغاں کیا گیا۔ احباب نے انفرادی طور پر بھی اپنے اپنے گھروں میں چراغاں کیا۔

خاکسار۔ ابوالحسن بھاگل پور

گجرات

سلور جوبلی کی تقریب پر سرکاری انتظام کے ماتحت ایک بزم مشاعرہ بصدارت ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات ۶ مئی شام کو منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع کے تمام حکام اور رؤسا شریک تھے۔ ضلع گجرات کے کئی شعراء نے اپنا اپنا کلام سنایا ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے نے بھی نظم پڑھی۔ اور اختتام مشاعرہ پر تقریر کی۔ جس میں ملک معظم کی سلور جوبلی کی بہجت انگیز تقریب کے موقعہ پر اہل ہند کے جذبات مسرت و شادمانی اور جذبہ وفاداری کا ذکر کیا اور انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کی صدارتی تقریر پر یہ بزم ختم ہوئی۔

(نامہ نگار)

گوجر خاں

جناب سید احمد حسین صاحب ترمذی بی اے آنرز بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول گوجر خاں کے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق ۶ مئی ۳۵ء اسلامیہ ہائی سکول گوجر خاں کے وسیع ہال میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے سلور جوبلی کی حقیقت سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ ملک فضل کریم خان صاحب متعلم نے سلطنت برطانیہ کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اور "امن عامہ کس طرح ہو سکتا ہے" کے موضوع پر ایک نظم پڑھی جو کہ بہت پسند کی گئی۔ مولوی دین محمد صاحب شفیقی نے انسانی پیدائش کی غرض اور یہ کہ کن باتوں پر

وصایا

نمبر ۴۳۱۴:- مسماۃ سارہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم منٹو کشمیری عمر تخمیناً بیالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن امرت سر کٹڑہ جمیل سنگھ حال وارد کھروڑ پکا ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۵ / ۴ / ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد بصورت زیور وغیرہ اس وقت کوئی نہیں۔ مبلغ آٹھ سو روپیہ صرف نقد اس وقت میرے پاس ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں نیز بعد وفات جو ترکہ میرا ثابت ہو سکے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر کوئی رقم میں بعد وصیت اپنی زندگی میں داخل کر دوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (نوٹ) حق مہر وغیرہ وصول ہو چکا ہوا ہے جسے میں خرچ کر چکی ہوں۔ فقط۔ العبد:- سارہ بیگم اہلیہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کھروڑ پکا۔ ضلع ملتان۔ گواہ شد:- عبدالرحمٰن بقلم خود ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کھروڑ پکا ضلع ملتان گواہ شد:- سید ظہور احمد شاہ احمدی بقلم خود ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن پاکپٹن ضلع منٹگمری حال وارد کھروڑ پکا ضلع ملتان۔

نمبر ۴۳۲۲:- منکہ مسماۃ زینب بی بی زوجہ مستری لال دین صاحب قوم کشمیری شیخ پیشہ دری باف عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۱۲ء شہر سیالکوٹ ٹبہ معماران ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۵ / ۳ / ۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت زیور قیمتی تخمیناً -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کا دسواں حصہ مبلغ -/۲۰ روپیہ نقد بذریعہ فروخت زیور ادا کر دوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو اور جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہو گا۔ مگر آنکہ حق مہر میں نے اپنے خاوند سے وصول کر کے خرچ کر لیا ہوا ہے۔

العبد:- زینب بی بی موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد:- لال دین ولد امام الدین کشمیری محلہ ٹبہ معماران شہر سیالکوٹ بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- سائیں عبدالکریم ولد غلام محی الدین قوم کشمیری ساکن سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ۔ موصی بہ گواہ شد:- فضل احمد ولد نواب خان قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خان وحال محرر ڈسٹرکٹ بورڈ وسیکرٹری وصایا سیالکوٹ بقلم خود

430

ہماری جرابوں کی مقبولیت

کا اس حقیقت سے اندازہ کیجئے۔ کہ کمپنی کو زیادہ مانگ کے باعث اپنا کارخانہ وسیع کرنا لازمی ہو گیا ہے۔ چنانچہ کچھ مشینری ۲۱-۵-۳۵ کو کراچی پہنچ رہی ہے۔ اور مزید مشینری منگوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

آپ بھی

اس نفع بخش قومی تجارت میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ تفصیلات کے لئے کمپنی سے خط و کتابت کریں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دوا کی قیمت کم ہونی چاہیئے۔ ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے عہ کر دی ہے۔ تا کہ کمزور تمند احباب بآسانی فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ یرقان۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے تو عرق نور مجرب بمجرب ثابت ہوگا۔ موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ عورتوں کی پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بانجھپن الٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے۔ فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک عہ صرف

مینیجر شفاخانہ ولپذیر۔ قادیان

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی!

کس نمی گوید کہ دوغ من ترش است۔ یہ ایک مشہور ضرب المثل ہے اس لئے اگر میں اپنی چیز کی تعریف کروں تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ دیکھیئے کہ لوگ موتی سرمہ کے متعلق کیا کہتے ہیں جناب علامہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے موتی سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی ہے۔ اور اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور بدوں آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں تا کہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔"

بلاشبہ آج دنیا مانتی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ لہٰذا آپکو ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مغالطہ میں پڑ کر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کیونکہ دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا بس اس اکسیر کا ہی کام ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے (صہ) محصول ڈاک علاوہ ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کی ہی سفارش فرماتے ہیں۔

چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے غیر معمولی فائدہ ہوا جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں براہ کرم ایک شیشی بذریعہ وی پی بھیجدیں۔"

ملنے کا پتہ: **مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۱۳ رمئی - سرکاری طور پر ایک کمیونک شائع کیا گیا ہے - جس میں لکھا ہے کہ ہز میجسٹی ملک معظم اس بات سے بہت خوش ہوئے ہیں - کہ ہندوستان کے طول وعرض میں ان کی سلور جوبلی بہت جوش اور عقیدت سے منائی گئی ہے - اور مختلف افراد اور ایسوسی ایشنز کی طرف سے مبارکباد کے بے شمار تار موصول ہوئے ہیں - اس موقعہ پر جس وفاداری اور اخلاص کا اظہار کیا گیا ہے - اس سے آپ بہت متاثر ہیں -

پیرس ۱۲ رمئی - ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ نے رائٹر کے نمائندہ سے بیان کیا - کہ انہوں نے مہاراجہ جھالاوار کے لڑکے کے ساتھ اپنی لڑکی کی منگنی کو توڑ دیا ہے اس کی وجوہات دریافت کرنے پر وزیراعظم نے کہا - کہ اس کے متعلق ایک علیحدہ بیان دیا جائے گا -

وارسا ۱۲ رمئی - آج شام کے ساڑھے نو بجے مارشل پلاسوڈسکی کی وفات ہو گئی آپ یورپ کی سیاسیات میں ایک اہم پوزیشن رکھتے تھے - جنگ یورپ سے لیکر اس وقت تک آپ برابر پولینڈ کے وزیر جنگ رہے ہیں - آپ نے ۶۷ سال کی عمر پائی -

بمبئی ۱۳ رمئی - سیکرٹری خالصہ ایسوسی ایشن نے لکھا ہے - کہ سکھوں کی پارٹی بازی کا خاتمہ کرنے کی غرض سے پنجاب کی چالیس سکھ عورتوں نے جو مختلف اضلاع میں سکونت رکھتی ہیں - فیصلہ کیا ہے - کہ جب تک یہ پارٹی بازی دور نہ ہو - وہ بھوک ہڑتال کئے رہیں گی - اور اس طرح اپنی جان تک دینے کے لئے تیار رہیں گی - ان عورتوں نے ایک معاہدہ پر اپنے خون سے دستخط کر دیئے ہیں بمبئی کی ایک پولیٹیکل ورکر لیڈی اس تحریک کی رہنمائی کرے گی -

بلگریڈ ۱۲ رمئی - انتخابات کی وجہ سے حالات بہت نازک صورت اختیار کر گئے تھے - اور بغاوت کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا - مخالف پارٹیوں میں کئی بار تصادم بھی ہو گئے تھے - جس سے کئی لوگ مجروح ہوئے - حکومت نے اس سلسلہ میں بعض لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے - اور مارشل لاء کا نفاذ کر دیا ہے -

لاہور ۱۲ رمئی - انٹرنس کے امتحان میں فیل ہو جانے کی وجہ سے ضلع امرتسر کے ایک پولیس انسپکٹر کے لڑکے کی خودکشی کی خبر دی جا چکی ہے - اس کے علاوہ جالندھر کا ایک لڑکا ہارٹ فیل ہو جانے سے مر گیا - امرتسر کے ایک لڑکے نے افیون کھا کر جان دیدی اور ایک نے کنوئیں میں گر کر - معلوم ہوا ہے کہ امرتسر کے قریب نہر پر نتیجہ نکلنے کے روز پولیس کا زبردست پہرہ تھا - تا کوئی لڑکا خودکشی نہ کر سکے :-

لاہور ۱۳ رمئی - سوموار کی شام کو میکلوڈ روڈ پر لکشمی ٹاکیز کے نزدیک چار جھونپڑیاں نذر آتش ہو گئیں - آگ لگنے کی وجہ حقہ کی ایک چنگاری تھی - جو خس کے ایک ڈھیر پر جا پڑی - جس سے ڈھیر کو آگ لگ گئی - اور پھر شعلے بھڑکتے ہوئے ہر طرف پھیل گئے - میونسپل فائر بریگیڈ نے موقعہ پر پہنچ کر آگ کو لکشمی ٹاکیز تک پہونچنے سے بچا لیا -

شملہ ۱۳ رمئی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ مالیر کوٹلہ کے ہندو اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا - جس میں کئی اشخاص زخمی ہوئے - اور کئی دکانیں لوٹی گئیں - شہر میں ہڑتال ہے اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے - فساد کی وجہ تا حال معلوم نہیں ہو سکی -

عدلیس بابا ۱۳ رمئی - ہز میجسٹی داس تفاری شاہ حبش نے آج حبشہ کی افواج کے اجتماع میں ایک زبردست تقریر کی - جس میں کہا - کہ ہم امن کے متلاشی ہیں - اور دنیا کو امن میں دیکھنا چاہتے ہیں - لیکن ہم ایسی ہر ایک حکومت سے جو ہماری آزادی کو چھیننے کی کوشش کرے گی - پوری طرح مقابلہ کرینگے - اور اسے دندان شکن جواب دینگے - اگرچہ ہم کمزور ہیں - لیکن اپنی آزادی کو ہر قیمت پر بچائیں گے - مادر وطن آج اپنے فرزندوں سے خون مانگتی ہے - اس لئے ہمارے بہادروں کو چاہیئے - کہ اپنی آزادی کی خاطر سرفروشی کے لئے تیار رہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ روزانہ ہزاروں مرد و زن جذبۂ وطنیت سے سرشار ہو کر فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں - اور تمام ملک میں جوش و خروش کا اظہار کیا جا رہا ہے :-

شملہ ۱۳ رمئی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ وزیر ہند نے اپنے ان اختیارات کے رُو سے جو انہیں انڈیا ایکٹ نے تفویض کئے ہیں - سر دینس برے کو یکم مئی ۱۹۳۵ء سے مزید پانچ سال کے لئے انڈیا کونسل کا رکن مقرر کیا ہے -

قاہرہ ۱۲ رمئی - حکومت حجاز نے مکہ معظمہ میں کیمرا رکھنے کی ممانعت کر رکھی ہے اور بیت اللہ کا فوٹو لینے کی سزا موت مقرر کی ہوئی ہے - حال میں تین اشخاص نے فوٹو لینے کی کوشش کی تھی - جنہیں پھانسی پر لٹکا دیا گیا - لیکن معلوم ہوا ہے - کہ ایک عورت نے اپنے برقعہ میں کیمرہ کو چھپایا ہوا تھا - اور جب تین یمنیوں نے سلطان ابن سعود پر خنجروں سے حملہ کیا - تو اس نے اس سین کے کئی فوٹو لے لئے - کئی فلم کمپنیاں یہ فوٹو اس سے حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں -

امرتسر ۱۲ رمئی - تھانہ کنفونگل کی پولیس نے ایک سادھو کو گرفتار کیا ہے جس کے قبضہ سے ایک ریوالور برآمد ہوا ہے -

وی آنا ۱۲ رمئی - مسٹر سبھاش چندر بوس کی صحت اب رو بہ ترقی ہے - کامل صحت یابی کے بعد آپ آئرلینڈ جانے والے ہیں - جہاں آپ کے استقبال کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں - ڈبلن کارپوریشن کی طرف آپ کو ایڈریس دیا جائے گا - اور نیشنل یونیورسٹی جس کے چانسلر مسٹر ڈی ولیرا ہیں - آپ کو ایک آنریری ڈگری پیش کرے گی -

دہلی ۱۲ رمئی - پولیس ان لوگوں کو سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے - جنہوں نے سلور جوبلی کے موقعہ پر سرخ پوسٹر شہر میں تقسیم کئے تھے - اس سلسلہ میں ۱۸ امکانات کی تلاشیاں لی جا چکی ہیں - اس جرم میں بعض لوگوں پر عنقریب مقدمہ چلنے والا ہے -

حیدرآباد ۱۳ رمئی - ایک مدراسی مسلمان نے انگریزی میں ایک کتاب "ود ان انڈیا" شائع کی تھی جس میں لکھا تھا - کہ حیدرآباد کی رعایا گورنمنٹ آف انڈیا کی بیجا مداخلت کو سخت ناپسند کرتی ہے - نیز اس میں ریاست کے لئے اندرونی خود مختاری کے مطالبہ کی تائید کی گئی ہے ریذیڈنٹ حیدرآباد نے اس کتاب کو ضبط کر لیا ہے اور لکھا ہے - کہ اس کے بعض مضامین دفعہ ۱۴۴ کی زد میں آتے ہیں - کہا جاتا ہے - کہ نظام گورنمنٹ بھی اس کی اشاعت ممنوع قرار دینے والی ہے -

علی گڑھ ۱۳ رمئی - ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے وائس چانسلر بننے سے جو تبدیلیاں مسلم یونیورسٹی میں عمل میں لائی جا رہی ہیں - ان کے متعلق پروپیگنڈا کرنے کے لئے ایک پبلسٹی کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے -

دہلی ۱۳ رمئی - ایک میونسپل کمشنر نے میونسپلٹی میں ایک ریزولیوشن بدیں مضمون پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - کہ عوام میں برتھ کنٹرول کے اپ ٹو ڈیٹ طریقوں کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے ایک برتھ کنٹرول ہسپتال کھولا جائے -

صوفیہ ۱۲ رمئی - سابق وزیراعظم پر حکومت کے خلاف بغاوت کا الزام ہے - اس لئے اس نے اپنے بعض ساتھیوں کی معیت میں فرار ہونے کی کوشش کی تھی لیکن پولیس نے سب کو گرفتار کر لیا ہے -

دہلی ۱۳ رمئی - کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ چینی ترکستان میں مقیم پچاس کے قریب ہندوستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے - ان کے خلاف الزام یہ ہے - کہ انہوں نے حکومت کے خلاف سازش کرنے والوں کی حمایت کی - ان کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جائے گا - بلکہ انہیں جلاوطن کر دیا جائے گا -

لندن - ۱۱ رمئی - سلور جوبلی کی یادگار کے طور پر برطانیہ اور اسلامی دنیا کے مابین رشتہ مودت کو مستحکم کرنیکی غرض سے ایک کونسل قائم کی گئی ہے - جس کے ممبروں میں سر آغا خان...

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر :- غلام نبی)